در مدح

امیر المومنین سید احمد شہیدؒ

مدحتِ سبطِ قسیمِ کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلاب ناب سے دھوتا ہوں مغزِ اندیشہ　　کہ فکر مدحتِ سبطِ قسیمِ کوثر ہے
وہ کون امامِ جہان و جہانیاں احمدؒ　　کہ محض مقتدیٔ سنتِ پیمبر ہے
زمیں کو مہرِ فلک سے نہ کیوں ہو دعویٔ نور　　کہ اس کا رایتِ اقبال سایہ گستر ہے
عروجِ سنگِ درِ قصرِ جاہ یہ کہ جسے　　ہزار طعنِ حضیضِ اوجِ لامکاں پر ہے
زبسکہ کام نہیں ہے اسے سوائے جہاد　　جو کوئی اس سے مقابل ہے سو وہ کافر ہے
شرف ہے مہر کو اس کے زمانے سے دائم　　زبسکہ روز و شب انصاف سے برابر ہے
وہ بادشاہِ ملائک سپاہ، کوکبِ دیں　　کہ نورِ شمس و قمر جس کی گردِ لشکر ہے
وہ شعلہ خصلتِ الحاد سوز، کفر گداز　　کہ جس کا نقشِ قدم مہرِ روزِ محشر ہے
وہ برقِ خرمنِ اربابِ شرک و اہلِ ضلال　　کہ شعلہ خوشۂ حاصل تو دانہ اخگر ہے
وہ قہرمانِ فلک توسن و نجوم حشم　　کہ ترکِ چرخ غلام اس کا مہر چاکر ہے

وہ شاہِ مملکتِ ایماں کہ جس کا سالِ خروج
"امامِ برحق مہدی نشاں علی فر" ہے
۲ ۴ ۲ ۱ ۵

جو سید احمدؒ امامِ زمان و اہلِ زماں　　کرے ملاحدۂ بے دیں سے ارادۂ جنگ
تو کیوں نہ صفحۂ عالم پہ لکھے سالِ وغا　　"خروجِ مہدیٔ کفار سوز کلکِ تفنگ"
۲ ۴ ۵ ۲ ۱

حکیم مومن خان مومنؔ رحمۃ اللہ